خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

۲۱- نومبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۶۰ سوموار-۱۶ جمادی الثانی-۱۴۱۵ھ، ۲۱-نبوت ۱۳۷۳ ہش، ۲۱-نومبر ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا

یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں اولیاء گذرے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا ان کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ دربدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں۔ ہرگز نہیں۔ میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو ایک طبیب جب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس کی پوری تعمیل کرنی چاہئے ورنہ فائدہ سے ہاتھ دھونے چاہئیں۔ ایک شخص اگر بجائے اس نسخہ کے تحریر کردہ امور کے اس کاغذ ہی کو دھو دھو کر پیئے تو اسے فائدہ کی امید ہوگی؟ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تم بھی ہماری ہر ایک بات پر قائم رہو۔ جھوٹی اور خشک محبت کام نہیں آتی بلکہ تعلیم پر پوری طرح سے عمل کرنا ہی کار آمد ہوگا۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کا سچا ہے وہ بڑا رحیم و کریم اور ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے مگر وہ دغاباز کو بھی خوب جانتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۸۶-۱۸۵)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کیلئے تیار رہنا خواہ قربانی کی توفیق نہ بھی ملے خدا کی نظر میں پسندیدہ عمل ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جو اللہ کا نام لے کر مانگتا ہے اسے کچھ نہ کچھ ضرور دو کچھ نہ کچھ دینے کا جو مضمون ہے اس کو ایک اور حدیث میں مزید یوں کھول دیا گیا ہے۔ بعض دفعہ انسان کے پاس کچھ بھی دینے کے لئے نہیں ہوتا یا اتنا تھوڑا ہے کہ اس شخص سے زائد حقدار اس کے موجود ہوتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سختی سے انکار نہیں کرنا بلکہ اس کے حق میں کلمہ خیر کہنا ہے اور دعا کے ذریعے اس کی مدد ہونی چاہئے۔ کلمہ خیر جب کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے نرمی کا سلوک کرو اس کو دعا دو۔ پس دعا آپ کی طاقت ہے اور اگر ان معنوں میں آپ دعا کو لیں کہ اور کچھ نہیں تو دعا ہی دے دو تو بالکل غلط بات ہے۔ اس وقت یہ یقین رکھتے ہوئے کہ چونکہ میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میں عملاً اس قربانی میں شامل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں اپنے عطا کرنے والے سے مانگتا ہوں کہ تو اس کو عطا فرما دے۔ یہ اس صورت میں یہ دعا قبول ہوگی اگر انسان کی عادت ہو کہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس میں سے اپنے غریب بھائیوں کا حصہ نکالنے کی دیانتداری سے کوشش کرتا ہے۔ اور جو کرتا ہے وہ دیکھے گا اور ضرور دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ صرف اس کو ہی عطا نہیں کرے گا جو مانگنے آیا تھا۔ اس کو بھی بہت عطا کرے گا۔ اور اس میں قطعاً کوئی شک نہیں ہے۔ تمام وہ لوگ جو ان راہوں پر چلنے والے ہیں گواہ ہیں سب دنیا میں ایسے احمدی گواہ ہیں اور بسا اوقات اپنے خطوں کے ذریعہ مجھے اپنے تجربے بھی لکھتے ہیں کہ خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے لئے تیار رہنا خواہ قربانی کی توفیق نہ بھی ملے ایک اتنا مقبول عمل ہے۔ خدا کی نظر میں اتنا پسندیدہ ہے کہ اس نہ کی ہوئی قربانی کو اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتا ہے۔ اور جزا اسی طرح دیتا ہے جیسے قربانی ہو گئی۔ اور اُس کو ہی نہیں جس کے حق میں دعا کی گئی اس کو بھی جزاء دیتا ہے جس نے دعا کی۔

اسیران راہ مولا کیلئے درخواست دعا

○ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ جملہ اسیران راہ مولا جن میں راجن پور میانوالی اور کوئٹہ کے اسیران خاص طور پر قابل ذکر ہیں کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ان اسیران کو جلد رہائی عطا فرمائے۔ ان کو حوصلہ اور استقامت عطا فرمائے۔ اور ان کا اور ان کے لواحقین کا حامی و ناصر ہو۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ کی والدہ مبارکہ بیگم صاحبہ مورخہ ۹- نومبر ۹۴ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انکی عمر باسٹھ سال تھی۔ اگلے روز مورخہ ۱۰- نومبر کو نماز جنازہ احاطہ صدر انجمن میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ اور قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری نے دعا کروائی۔ آپ مکرم انعام الرحمان صاحب مربی سلسلہ کی خالہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تقریب نکاح وشادی

○ مکرم شفیق احمد صاحب لطیف کارکن شعبہ کمپیوٹر دفتر الفضل ابن مکرم عبداللطیف صاحب کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ عابدہ عزیز صاحبہ بنت محمد اکرم عزیز صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ مورخہ ۴- نومبر ۱۹۹۴ء کو مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بیت اللطیف دارالعلوم وسطی ربوہ میں بعوض مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

اگلے روز مورخہ ۵- نومبر کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جہاں محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے مختصر دعائیہ کلمات کے بعد دعا کرائی۔ مورخہ ۶- نومبر کو دارالعلوم غربی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔ جہاں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور بثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

○ جامعہ نصرت خواتین ربوہ کی طالبات نے نیشنل میوزیم آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

باقی صفحہ ۷ پر

اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۱- نبوت- ۱۳۷۳ ھش ۲۱- نومبر ۱۹۹۴ء

ایک خوشکن نظارہ

جمعہ ۱۸- نومبر ۱۹۹۴ء کی شام ساڑھے چھ بجے کے بعد ربوہ کے بازار اور مارکیٹیں ایک عجیب خوشکن نظارہ پیش کر رہے تھے۔ معمول کی روشنیوں کی چکا چوند کی بجائے ایک خاموشی اور سناٹا تھا۔ لیکن یہ نیم تاریکی اور خاموشی بری لگنے کی بجائے نہایت ہی حسین اور دلکش لگ رہی تھی۔ اس تاریکی کے پیچھے ایک نور لہریں لے رہا تھا۔

یہ نظارہ تھا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ کے لندن سے براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے کے وقت کا۔ تمام احمدی دوکاندار اپنے محبوب امام کے روح پرور ارشادات کو سننے اور انہیں اپنے دلوں میں اتارنے کے لئے اپنے کاروبار بند کر کے خطبہ سننے کے مراکز میں گئے ہوئے تھے۔

ربوہ کے جو لوگ خریداری کرنا چاہتے تھے وہ بھی ربوہ کی سڑکوں اور بازاروں سے غائب تھے۔ گلیوں میں عام پھرنے والوں کی تعداد بھی نہ ہونے کے برابر تھی۔ اس وقت ہر شخص کو ایک ہی کام تھا اور ایک ہی خواہش تھی کہ وہ کسی نہ کسی طرح اپنے محبوب امام کے مبارک چہرہ کو دیکھنے کے لئے کسی مرکز پر پہنچ جائے۔

اس کامیابی پر جہاں ربوہ کے صدر عمومی مبارکباد کے مستحق ہیں وہیں پر اہل ربوہ عمومی طور پر قابل تحسین ہیں کہ انہوں نے نیکیوں اور برکات کے اس منبع کے حصول کی طرف قدم بڑھایا ہے جو اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں کی طرف لے جاتا ہے۔ اور دلوں کو اللہ کی رضا کے نور سے بھر دینے والا ہے۔

پچھلے تین ہفتوں سے یہ مہم چلائی گئی تھی جو اللہ کی رحمت سے اس جمعہ غیر معمولی کامیابی سے ہمکنار ہو گئی۔ اور یوں اہل ربوہ نے دنیا بھر کی جماعتوں کو اس مثالی نمونہ کا درس دیا جو اہل ربوہ ہی دے سکتے ہیں۔ دنیا بھر کے افراد جماعت اور جماعتیں اس منظر کو اپنے لئے لائق صد تقلید سمجھیں گی اور جہاں بھی کوئی احمدی بستا ہے اس کے دل میں یہ حقیقت پہلے سے بڑھ کر راسخ ہو جائے گی کہ جب بھی پیارے امام کا خطبہ ٹیلی کاسٹ ہو اس وقت وہ سارے کام چھوڑ کر، بلکہ اپنے سارے کاموں کا ہرج کر کے، ہر قسم کی مصروفیت کو پس پشت ڈال کر بھی برکتوں کے اس منبع کی طرف قدم بڑھائیں جو رضائے الٰہی کی منزل پر جا پہنچتا ہے۔

کوئی بھی احمدی کسی بھی کام یا کاروبار یا ڈیوٹی میں مشغول ہو اس کو خطبے کے نشر ہونے کے وقت ہر قسم کی قربانی دے کر بھی خطبہ سننے کے لئے وقت نکالنا چاہئے۔ اور پوری توجہ اور کوشش کے ساتھ ان مراکز پر پہنچنا چاہئے۔ اس کوشش میں جس کا جو بھی ہرج ہو وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال اور انعامات اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پہلے سے کہیں بڑھ چڑھ کر نازل ہونگے اور اسے دین اور دنیا میں کوئی کمی نہ رہنے دیں گے۔

احمدی احباب کو یاد رکھنا چاہئے کہ سائنس کی تمام جدید ترقیات کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے لئے پیدا کیا ہے۔ دنیا بھر میں جو سائنس دان چاہے وہ عیسائی ہوں یا یہودی یا کسی اور مذہب کے پیروکاران کی تمام محنتیں بالآخر احمدیت کو فائدہ پہنچانے کے لئے صرف ہونگی۔ اور جب یہ روحانی مائدہ بٹنے لگے تو پھر کسی احمدی کی بدقسمتی ہی ہوگی جو اس روحانی لوٹ سے محروم رہے۔ اور اپنے دامن موتیوں سے بھرنے سے غافل رہے۔

بڑوں کا فرض ہے کہ بچوں کو اس طرف راغب کریں۔ خاوندوں کا فرض ہے کہ وہ بیویوں کو متوجہ کریں۔ ہر گھر کے ہر فرد کی یہ نہایت خوشگوار ڈیوٹی ہونی چاہئے کہ خطبہ کے وقت پر سب از خود ایک دوسرے کو مجبور کریں کہ سارے کام چھوڑ کر محبوب امام کے نورانی چہرے سے پھوٹنے والی کرنوں کو اپنے وجود میں جذب کرنے کے لئے روانہ ہوں۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ ہم میں سے کوئی احمدی غافل نہ رہے!

تیری چٹکی میں جو آ جائے وہ ذرّہ آفتاب
بات جو تیری نظر میں ہو وہی اصل الاصول
تو جسے چاہے بٹھا لیتا ہے اپنی گود میں
"لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول"

ابوالاقبال

ناسمجھ ہیں چارہ گر میرا کریں گے کیا علاج
دردِ دل ہے لادوا میرا مرض ہے لا علاج

یاں تپِ فرقت میں ہونٹوں پر ہے اب جانِ حزیں
وہ سمجھتے ہیں بہانہ کہیئے کیا اس کا علاج

آپ چاہیں گے تو دم بھر میں شفا ہو جائے گی
ہاتھ میں ہے آپ کے بیمارِ اُلفت کا علاج

طالبِ دیدار آنکھیں طالبِ تسکیں ہے دِل
ہو دوا کس کس کی یاربّ اور کس کس کا علاج

تُجھ سے اُمیدِ وفا رکھ کر ہوئے ناکام ہم
اپنے ہاتھوں آپ ہی ہم نے کیا اپنا علاج

غیر کی خاطر کیا ہے میرے دل کو پائمال
آپ نے اچھا کیا میرا یہی اِک تھا علاج

اضطرابِ دل سے سینہ میں تلاطم ہے بپا
آپ کچھ تو کیجئے اچھا بُرا میرا علاج

دور ہی رہتے ہیں تجھ سے وحشیانِ دشت بھی
اے جنونِ شور افزا ہے یہی تیرا علاج

دل جلا کر خاک کر ڈالو کہ چھُٹکارا ملے
سوزشِ دل کا یہی گوہر ہے اب اچھا علاج

ذوالفقار علی خان گوہر

ایم ٹی اے کے پروگرام

☆○ ملاقات:

یہ پروگرام ہر روز پاکستان کے وقت کے مطابق رات ساڑھے چھ بجے ہوتا ہے۔ روزانہ رات ۱۰ بجے یہی پروگرام دوبارہ نشر کیا جاتا ہے۔ اس میں سوموار اور منگل کو ہومیو پیتھی کلاس ہوتی ہے۔ بدھ جمعرات کو ترجمہ قرآن کی کلاس ہوتی ہے۔ بچوں اور ینگ لجنہ سے سوال و جواب کا پروگرام عموماً ہفتہ اتوار کو ہوتا ہے۔ جمعہ کو یہ پروگرام آٹھ بجے کے قریب ہوتا ہے جس میں عمومی سوال و جواب ہوتے ہیں۔

☆○ خطبہ:

جمعہ کے روز پاکستان کے وقت کے مطابق رات ساڑھے چھ بجے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ جمعہ بیت الفضل لندن سے براہ راست LIVE ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔ اسی روز رات ۱۰ بجے یہ خطبہ دوبارہ ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔

☆○ نظموں کا صحیح تلفظ:

یہ پروگرام ہر سوموار کو عموماً ملاقات کے بعد دکھایا جاتا ہے۔ میزبان ہیں محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

گزشتہ خطبے میں مَیں نے یہ متوجہ کیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی حمد کے وقت اپنی ذات سے حمد کی نفی ضروری ہے ورنہ حقیقت میں خدا کی حمد کا اثبات نہیں ہو سکتا۔ اس مضمون کا تعلق دراصل (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) سے ہے۔ (کوئی معبود نہیں) میں جس (معبود) کی نفی ہے اور (سوائے) میں جس وجود کا بطور معبود اثبات ہے اس کے دونوں تقاضے ہیں کہ پہلے غیر اللہ سے ہر قسم کی تعریف اور ذاتی تعلق کی نفی ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ کا وجود ابھرتا ہے اور اگر کسی کپڑے پر ذاتی محبتوں کے رنگ بھی چڑھے ہوں اور خدا کے مقابل پر وہ رنگ قائم رہیں تو پھر خدا کا رنگ اس کپڑے پر نہیں چڑھتا لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان اپنی تعریف سے بالکل مستغنی ہو جائے کیونکہ اپنی تعریف چاہنا انسانی فطرت کا حصہ ہے بلکہ اسے شعلہ حیات کہنا چاہئے کیونکہ دنیا میں انسان جو بھی کام کرتا ہے اس میں بڑے محرکوں میں سے ایک اپنی تعریف چاہنا اور ایک اپنے متعلق بدگوئی سے بچنا ہیں اور یہ زندگی کے بہت ہی بڑے محرکات ہیں جیسے موٹروں میں پٹرول جلتا ہے اسی طرح یہ دو طاقتیں ہیں جو انسانی زندگی کے عمل کو آگے بڑھاتی ہیں۔ اس لئے یہ خیال نہ کیا جائے کہ اپنی تعریف چاہنا یا کسی دوسرے دوست کی تعریف کرنا جو اپنے محدود دائرے میں تعریف کا مستحق ہو' یہ شرک ہے۔ یہ ہرگز شرک نہیں لیکن شرک وہ بات ہے کہ انسان اپنی یا اپنے دوستوں یا عزیزوں کی تعریف پر جا کر ٹھہر جائے اور پردے پر راضی ہوئے' نقاب پر راضی ہو جائے اور اس کی نگاہیں نقاب سے پار سرایت کر کے پیچھے اصل حسن کی تلاش نہ کریں۔ اگر یہ کیفیت ہو تو یہ بھی شرک بنے گی لیکن غفلت ہو گی اور دنیا میں اکثر لوگ غفلت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی اپنے عظیم علم کلام میں ایسے دنیاداروں کو غافل کے طور پر بیان فرمایا ہے اور بڑی باریکی سے ان کی غفلتوں کا تجزیہ فرمایا ہے۔

پس غفلت یہ ہے کہ انسان اپنی تعریف کو اپنا کر اس پر اس طرح راضی ہو جائے گویا واقعی وہ اس کا مستحق تھا اور اس سے پرے کوئی اور قابل تعریف ذات نہیں رہی اور وہیں تعریف کا گویا رستہ بند کر کے اسے اپنے برتن میں ہی سمیٹنے لگ جائے۔ یہ چیز غفلت کی کیفیت ہے جو بالآخر شرک پر منتج ہو جاتی ہے اور کئی قسم کی اور بھی برائیاں پیدا کرتی ہے۔ پس جب خدا کی ذات کے تعلق میں اپنی ذات کا سوچا جائے اور اپنی تعریف ہوتے دیکھ کر خدا کی طرف دھیان نہ جائے تو یہ خطرناک بات ہے جس سے جماعت کو بچنا چاہئے۔ خصوصاً عبادت کے وقت یہ ایک بہت اچھی ذہنی اور روحانی ورزش ہے کہ انسان جب (ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے) کا عاشقانہ نعرہ بلند کرتا ہے تو تلاش کر کر کے اپنی حمد سے اپنے وجود کو خالی کرے اور یہ کوئی مصنوعی کوشش نہیں ہے' یہ حقیقی کوشش ہے کیونکہ جب آپ زیادہ گہری نظر سے ہر تعریف کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس سے پہلے بھی جیسا کہ میں تفصیل سے اس بات پر روشنی ڈال چکا ہوں' انسان کو ہر تعریف خواہ وہ غیر کی کرتا ہو یا اپنی' سطحی دکھائی دینے لگتی ہے اور اس تعریف کے پیچھے عوامل کا بے انتہاء لمبا دور ہے جو بالآخر اس تعریف پر منتج ہوئے جن کے نتیجے میں وہ تعریف پیدا ہوئی جس پر انسان کا کوئی بھی بس نہیں۔ کوئی بھی اختیار نہیں اور وہ خالصۃً اللہ کے فضل سے تعلق رکھنے والی چیزیں ہیں۔

حسن خواہ جسمانی ہو یا روحانی یا اخلاقی ہو بدصورتی خواہ ذاتی جسمانی ہو یا اخلاقی یا روحانی ہو۔ ہر چیز کے پیچھے کچھ عوامل کارفرما ہیں اور ان عوامل میں جہاں تک تعریف کا تعلق ہے محض اللہ کا فضل ہے جس کے نتیجے میں دنیا میں ہم قابل تعریف بنتے ہیں یا ہمارا کوئی دوست یا کوئی منظر قابل تعریف دکھائی دیتا ہے۔ اس پہلو سے اس مضمون پر غور ہونا چاہئے اور اس ضمن میں ایک مزید بات جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ اس حمد کا تعلق جب ہم خدا کے پیاروں سے جوڑتے ہیں اور (جن پر تو نے انعام کیا) کے مضمون سے باندھتے ہیں تو اس وقت ایک اور رستہ ہمارے سامنے کھلتا ہے اور ہم یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ اصل تعریف وہی ہے جو خدا کی طرف سے لوٹ کر آتی ہے۔ اس مضمون پر بھی میں نے کسی حد تک روشنی ڈالی تھی لیکن اب (جن پر تو نے انعام کیا) کے مضمون سے اس تعلق کو جوڑ کر کچھ مزید روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

خدا تعالیٰ کی حمد کے بیان کے بعد باقی آیات سے گزرتے ہوئے جب ہم یہاں پہنچتے ہیں کہ (-) کہ اے خدا ہمیں ان لوگوں کا راستہ دکھا جن پر تو نے انعام فرمایا' تو انعام جن لوگوں پر فرمایا گیا ہے ان کے ذکر کی تفصیل کا ہمیں علم ہونا چاہئے۔ وہ کیا کیا باتیں کیا کرتے تھے۔ کون کون سی نعمتیں اور کون کون سے فضل اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل فرمائے تھے جن کے نتیجے میں ان میں ایک ایسا حسن پیدا ہوا کہ جو خدا کو پسند آنے لگا اور خدا کی آنکھ سے وہ لوگ محمود ہو گئے اور قابل تعریف کہلائے۔ اس پہلو سے آپ کو گہری نظر سے قرآن کریم کا مطالعہ کرنا ہو گا اور خدا کے پیاروں' انعام یافتہ لوگوں کا جہاں جہاں ذکر ملتا ہے خواہ وہ نبی ہوں یا اس سے ادنیٰ درجے کے انعام یافتہ لوگ ہوں ان کی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کرنا ہو گا کہ کن کن آزمائشوں سے وہ گزرے اور کن کن ٹھوکروں سے بچے۔ کون سے ایسے دو راہوں پر وہ کھڑے ہوئے جہاں ایک طرف (جن پر تو نے انعام کیا) کا راستہ تھا اور دوسری طرف (جن پر تو نے غضب کیا) کا راستہ تھا۔ ایک قدم کی لغزش ان کو اس راہ پر بھی ڈال سکتی تھی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے غضب کی راہ اور ناراضگی کی راہ ہے۔ وہاں انہوں نے کچھ فیصلے کئے اور ان فیصلوں کے نتیجے میں ان پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوئیں۔ بعض دفعہ بڑی تلخی کی زندگیاں انہوں نے گزاریں۔ پس ان مواقع پر ان راہوں پر جہاں خدا کی خاطر تلخی برداشت کرنی پڑی وہ تمام تلخیاں نعمتیں ہیں۔ اسی کو آزمائش کہا جاتا ہے اور اگر وہ (ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں) غلط راہ پر قدم اٹھاتے تو (جن پر غضب نازل ہوا) میں داخل ہوتے لیکن بظاہر وہ راہ آسان دکھائی دیتی اور نعمتوں والی راہ دکھائی دیتی لیکن اس راہ کی سب نعمتیں قرآنی بیان کے مطابق خدا کے غضب کا مظہر ہیں اور ان کی ضلالت اور گمراہی کا مظہر ہیں تو اس مضمون پر غور کرنے سے نعمتوں اور فضلوں کا نیا مفہوم ذہن میں ابھرتا ہے اور انسان خدا کے ان بندوں پر جو آزمائش کے دور سے گزارے جاتے ہیں' رحم نہیں کرتا بلکہ ان پر رشک کرنے لگتا ہے۔ یہ عرفان کا وہ مقام ہے جس کے بغیر (صاحب ایمان) صحیح معنوں میں ترقی نہیں کر سکتا۔

اب پاکستان میں ہمارے مظلوم احمدی ہیں جن پر کئی قسم کے مظالم توڑے جا رہے ہیں ان کے لئے ہمدردی پیدا ہونا غلط نہیں۔ یہ ایک طبعی اور فطری بات ہے لیکن ان کو اپنے سے ادنیٰ سمجھنا اور یہ سمجھنا کہ وہ بے چارے تو مارے گئے' یہ جہالت ہے اور یہ عرفان کی کمی ہے۔ ایک وقت ایسا آئے گا جبکہ ہم سب خدا کے حضور پیش ہوں گے' اس وقت آج جو نسبتاً آسانی میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور خدا کی راہ میں آزمائشوں میں نہیں ڈالے گئے وہ ایک اور زاویے سے ان حالات کا جائزہ لیں گے اور وہ حسرت سے یہ کہیں گے کاش ہم ان کی جگہ ہوتے کیونکہ وہ نہیں مارے گئے ہم مارے گئے جو ان مشکل کی راہوں پر نہیں ڈالے گئے جن مشکل کی راہوں پر خدا کے فضل نے انہیں ثبات قدم عطا فرمایا۔

پس یہ (جن پر تو نے انعام کیا) کی ایک سیر ہے جس کو حمد کے مضمون کے ساتھ جب آپ جوڑ کر اس دنیا کی سیر کرتے ہیں تو عجیب عجیب حسین نظارے دکھائی دیتے ہیں اور ایسے عجیب مناظر دکھائی دیتے ہیں کہ وہ ایک زاویے سے مکروہ دکھائی دیتے ہیں۔ دوسرے زاویے سے حسین دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اگر آپ کو وہ مکروہ دکھائی دیتے ہیں یعنی وہ واقعات جو (جن پر تو نے انعام کیا) کی راہ پر گزر رہے ہیں' وہ واردات جو وہاں ہو رہی ہے اگر وہ باتیں آپ کو مکروہ دکھائی دیتی ہیں تو پھر آپ (جن پر تو نے انعام کیا) کی راہ پر چلنے کے لائق نہیں ہیں۔ یہ سبق ہے جو آپ کو اس جائزے سے ملتا ہے۔ آپ کو لازماً اپنے زاویہ نظر کی اصلاح کرنے پڑے گی۔ اس حد تک اپنے نفس کی اصلاح کرنی پڑے گی کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپؐ کے غلاموں پر جو مصیبتیں ٹوٹیں ان کے ذکر کے ساتھ آپ کا دل خون بھی ہو رہا ہو تو ان پر رشک کر رہا ہو اور دل یقین کرتا ہو کہ یہ تکلیفیں تو خدا کے محبوب بندوں کی تکلیفیں ہیں اور یہ وہ ایسی تکلیفیں ہیں جو ہزار زندگیاں دے کر بھی میسر آ جائیں تو غلط سودا نہ ہو گا۔ یہ بظاہر تضاد کی بات ہے لیکن حقیقت میں یہ عرفان ہے جو سچا عرفان ہے۔

پس جب آپ اس پہلو سے (جن پر تو نے انعام کیا) کا ایک نیا تصور دل میں باندھیں گے تو خدا کی راہ میں مشکل زندگی بسر کرنا مشکل دکھائی نہیں دے گا۔ مشکل ہو گی بھی تو اللہ کا فضل اس کو آسان کرتا چلا جائے گا کیونکہ وہ چیز مکروہ دکھائی دیتے ہوئے بھی آپ کو اپنے پس منظر میں حسین دکھائی دے گی۔ آپ یہ سمجھیں گے کہ کراہت کا ایک ظاہری پردہ ہے جو سامنے ہے' یہ دھوکہ ہے۔ اس کے پیچھے جنت ہے اور اس جنت کی خاطر اس تکلیف کے پردے سے آپ اپنے لئے گزرنا گوارا کر لیں گے۔ پس حمد کا مضمون جب سورہ فاتحہ کے باقی مضامین سے باندھ کر مطالعہ کیا جاتا ہے تو نئے نئے مطالب انسان کے سامنے ابھرتے رہتے ہیں اور کھلتے رہتے ہیں اور نئی نئی راہیں عرفان کے سفر کی انسان کے سامنے دراز ہوتی رہتی ہیں جن پر قدم مارنے کی توفیق محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے عطا ہوتی ہے۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۱۳۵ تا ۱۳۹)

وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

محلہ دارالفضل میں سردار لیفٹیننٹ نذر حسین صاحب اپنے مکان کے سامنے ہم تین چار لڑکوں کو پوائنٹ آن گارڈ وغیرہ سکھایا کرتے تھے۔ آہستہ آہستہ زیادہ لڑکے اور نوجوان اس میں شامل ہونے شروع ہوئے اور یہ تربیت محترم چوہدری غلام حسین صاحب کی رہائش گاہ کے ایک خالی حصے میں جاری رکھی گئی۔ نہیں کہا جاسکتا کہ اسی کا نتیجہ تھا یا وہ براہ راست ایک نئی سکیم تھی کہ قادیان میں احمدیہ نیشنل کور تشکیل دی گئی جس کے سربراہ مکرم شبنم صاحب تھے۔ پورا نام مرورِ زمانہ کی وجہ سے یاد نہیں آرہا۔ لیکن بہرحال انہوں نے قادیان میں تربیت کا انتظام کیا اور سارے قادیان کے نوجوان بلکہ بوڑھے لوگ بھی شوق سے اس میں حصہ لینے لگے حتیٰ کہ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کو خاکی نیکر اور قمیض میں دیکھا گیا۔ میں نے سنا ہے کہ یہ نیشنل کور شروع ہوئی تھی تو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب رخصت پر تھے۔ جب رخصت سے واپس آئے اور انہیں اس میں حصہ لینے کی دعوت دی گئی یہ دعوت ایک قسم کا ارشاد ہی تھا تو آپ نے مزید رخصت لے لی۔ آپ نیکر پہننے کو معیوب سمجھتے تھے۔ اس لئے آپ اس کور میں شامل ہونا پسند نہیں کرتے تھے۔ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ ہم نوجوانوں کا اندازہ درست تھا یا یونہی ہم نے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کے متعلق بات بنالی۔ لیکن بہرحال یہ بات خاصی مشہور ہوئی اور بعض دوست اس امر کے متعلق سوچنے لگے کہ اگر یہ کور قومی مفاد میں ہے تو کوئی شخص صرف لباس کی تراش خراش کی وجہ سے اس سے پرے کیوں رہے۔ لیکن انفرادی طبائع پر غور کیا جائے تو بعض لوگ حیا کی اس حد تک پہنچے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ اپنی پنڈلیاں تک ننگی کرنا درست نہیں سمجھتے اور نیکر پہننے سے پنڈلیاں تو بہرحال ننگی ہونی ہی تھیں اگرچہ جرابیں بھی پہن لی جائیں لیکن احساس یہی ہوتا ہے کہ نیکر ایک آدھا لباس ہے۔ اور نیکر سے نیچے انسان بے لباس ہے۔ ایک لمبے عرصے تک محترم مولانا صاحب سے اس بات کے متعلق وضاحت کروانے کا موقعہ نہ ملا۔ پھر ایک وقت آیا کہ ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس شروع ہوئی تو جو نوجوان اس تعلیم کے لئے یہاں آتے تھے۔ ان کی تفریح کا بھی سامان کیا جاتا تھا۔ اور عام طور پر ان کی تفریح کو یکو والہ پر پکنک کا رنگ دیا جاتا۔ چنانچہ اس قسم کی ایک پک نک پر محترم مولانا صاحب مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ یہ تصویر جس کو اپنے سامنے رکھ کر میں یہ باتیں کہہ رہا ہوں اسی پک نک کی ہے۔ درختوں کے سائے کے نیچے بائیں سے دائیں طرف محترم مولانا ابوالعطاء صاحب، محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب، محترم شیخ مبارک احمد صاحب، خاکسار نسیم سیفی اور مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایک نیم دائرے کی صورت میں بیٹھے ہیں۔ یہ پک نک کا نصف حصہ منائے جانے کی بات ہے۔ کیونکہ اس نصف حصہ کے بعد کھانے کا وقفہ تھا جس کے لئے وہاں دیگیں تیار کی گئی تھیں۔ ہم سب کھانے ہی کے انتظار میں اس طرح بیٹھے ہیں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے تو قمیض اور کپڑے کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے قمیض پہنی ہوئی ہے اور ننگے سر ہیں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے بنیان پہنی ہوئی ہے اور ننگے سر ہیں خاکسار نے قمیض پہنی ہوئی ہے اور ننگے سر ہے، مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی نے بنیان پہنی ہوئی ہے اور ننگے سر ہیں۔ ہم سب نے تو شلواریں پہنی ہوئی ہیں لیکن مسعود خان صاحب نے دھوتی پہنی ہوئی ہے۔ مولانا ابوالعطاء صاحب اس کے بعد اور اس سے پہلے بھی جب یکو والہ نہر میں نہانے کے لئے اترے تو آپ نے دھوتی پہنی ہوئی تھی اور بنیان۔ اور دھوتی گھٹنوں سے اوپر کی ہوئی تھی۔ میں تو کنارے پر ہی کھڑا تھا۔ کبھی پانی میں نہیں اترا۔ وہیں سے میں نے محترم مولانا صاحب سے پوچھا کہ آپ تو پہلے نیکر پہننے کے بھی قائل نہیں تھے۔ اور میں نے نیشنل کور کی بات انہیں یاد دلائی اب آپ دھوتی کے ساتھ نہا رہے ہیں۔ اور سب لڑکوں اور بڑوں کے درمیان آپ نے دھوتی کو بھی گھٹنوں سے اوپر اٹھایا ہوا ہے مجھے یاد ہے مولانا مسکرائے انہوں نے کوئی وضاحتی جواب تو نہیں دیا لیکن ان کی مسکراہٹ سے لگتا یہ تھا کہ کور کے زمانے میں رخصت لی ہو یا نہ لی ہو مولانا کو نیکر پہننا پسند نہیں تھا۔ لیکن اب آپ دھوتی پہنے اور دھوتی کو بھی الٹا کر گھٹنوں سے اوپر کئے نہا رہے تھے۔ میرا چونکہ ان سے خاصا قریبی رابطہ تھا وہ مجھ سے محبت بھی کرتے تھے اور میرا خیال بھی بہت رکھتے۔ اور مجھ سے وہ کھل کر باتیں بھی کر لیا کرتے تھے۔ باتیں چاہے سماج سے تعلق رکھتی ہوں یا معاشرے میں رہن سہن سے۔ یا کوئی دینی مسئلہ بھی ہو۔ میں نے ایک لمبے عرصے کے گذرنے کے بعد یہ محسوس کیا کہ جہاں تک محترم مولانا صاحب کی

باقی صفحہ ۷ پر

ابن العطاء

میرا کالم

ایک بات جس کی انسان کو نہ کبھی سمجھ آئی ہے اور نہ کبھی آئندہ سمجھ آسکے گی وہ یہ ہے کہ کسی کے خیالات پر کس حد تک پابندی لگائی جائے اور کیسے خیالات پر پابندی لگائی جائے اور پابندی لگائی جائے تو کیوں۔ جب سے انسان اس دنیا میں وارد ہوا ہے کسی نہ کسی رنگ میں اس کے خیالات یعنی اظہار خیال پر پابندی لگی رہی ہے۔ یہ بات ایسی ہے کہ جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ دنیا میں مصلح بنا کر بھیجا یا جن لوگوں نے از خود مصلح ہونے کی ذمہ داری اٹھائی انہیں کب کسی نے چین سے بیٹھنے دیا۔ ان کی ہر بات پر ٹوکا ٹوکی کی گئی۔ اور ان کے ہر عمل کی راہ میں روڑے اٹکائے گئے۔ اور انہیں ان باتوں سے جو وہ دنیا کی اصلاح کے لئے پیش کرنا چاہتے تھے۔ روکنے کی کوشش کی گئی۔ گویا کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں وہ ان روکنے والوں کی نظر میں درست نہیں تھا۔ اگرچہ اصلاح کرنے والے بالآخر کامیاب ہو گئے۔ اور دنیا نے دیکھا کہ ان کی باتوں پر دھیان دیا جانے لگا اور لوگ ان پر عمل کرنے لگے۔ لیکن ایک عرصہ گزرنے کے بعد کسی اور شخص نے اصلاح کا بیڑا اٹھایا تو یہی لوگ اس کی اسی طرح مخالفت کرنے لگے جس طرح ان کی آغاز کار میں کی گئی تھی۔ یہ عمل تسلسل کے ساتھ ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ کون ٹھیک ہے اور کون غلط اس کا فیصلہ کون کرے۔

جو چاہتا ہے کہ دوسرے کو روکے وہ اسے غلط سمجھ کر روکتا ہے جو چاہتا ہے کہ اس کے خیالات کی پذیرائی ہو وہ اپنے آپ کو درست سمجھتا ہے لیکن دونوں میں ٹھن جاتی ہے اور ایسا دنیا میں ایک دو دفعہ نہیں ہوا' ایک دو ہزار دفعہ بھی نہیں ہوا بلکہ اس سے بھی زیادہ دفعہ ہو چکا ہے۔ اور دنیا کے کسی ایک ہی حصے میں نہیں ہوا بلکہ یہ باتیں ساری دنیا میں ہوتی رہی ہیں۔ اظہار خیال پر پابندی حکومتیں بھی لگاتی ہیں اور دیگر گروہ بھی لگاتے ہیں۔ یہ پابندیاں کسی حد تک کام کر بھی جاتی ہیں لیکن پھر ناکارہ ہو کر خیالات دنیا میں پھیلنے لگتے ہیں اور پابندیاں لگانے والوں ہی کی بعد کی نسلیں ان خیالات کی حامی ہو جاتی ہیں۔ پہلے تو اس عمل کو بے نام ہی سمجھا جاتا تھا۔ اب اس عمل کا نام سنسر (CENSOR) بھی رکھ دیا جاتا ہے اور یہ سنسر حکومتیں لگاتی ہیں یعنی چند لوگ جو برسر اقتدار ہوتے ہیں وہ نہیں چاہتے کہ فلاں قسم کی بات زبان پر لائی جائے یا احاطہ تحریر میں پھر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ یہ سنسر اٹھ جاتا ہے اور وہ باتیں کھلم کھلا کہی جاتی ہیں۔ مجھے یہ باتیں کہنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ میں نے بی بی سی کی نشریات میں سنا کہ ایران میں ۱۵۰ کے قریب دانش وروں نے جن میں مصنفین بھی شامل ہیں اور صحافی بھی شامل ہیں اور دیگر مختلف قسم کے اظہار خیال کے خواہش مند لوگ بھی شامل ہیں نے ایک بہت بڑے اخبار کو ایک احتجاجی خط لکھا ہے کہ ہمیں حکومت کی طرف سے اظہار خیال کی اجازت نہیں دی جاتی۔ ایران میں ہر تحریر پہلے سنسر کی جاتی ہے اور پھر طبع ہوتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس سنسر کو ختم کیا جائے۔ انہیں وہ تمام باتیں کہنے دی جائیں جو وہ کہنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ایک سابق جرنیل نے جن کا نام عزیز اللہ رحیمی ہے اور جنہوں نے انقلاب کے وقت فوج کو چھوڑ دیا تھا لیکن رہتے ایران ہی میں ہیں۔ انہوں نے بھی ایک احتجاجی خط لکھا ہے۔ دانش وروں کے خط کے شائع ہونے کے متعلق تو شک وشبہ ہے لیکن عزیز اللہ رحیمی کی باتیں منصہ شہود پر آچکی ہیں۔ اب دیکھئے وہاں جس قسم کا اظہار خیال یہ دانش ور چاہتے ہیں اس کی اجازت ملتی ہے یا نہیں۔ مجھے یہ بھی خیال آیا کہ کوئی انسان دنیا میں پہلے ہی سے خیالات لے کر تو پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارے ہر خیال کی بنیاد ہمارے ماحول میں موجود ہے یا ہم لوگوں سے اتفاق کرتے ہیں یا ان سے اختلاف کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے خیالات کی تشکیل میں ہمارے ماحول اور ہمارے معاشرے کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ صرف بہت بڑا ہاتھ ہی نہیں کہنا یہ چاہئے کہ معاشرے اور ماحول ہی نے سب کچھ بنایا ہے اگر ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں تو یہ بھی ماحول ہی نے ہمیں ایسا کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ اگر ہم اس سے اختلاف کرتے ہیں تو یہ بھی ماحول ہی کی وجہ سے ہے اس وقت ہم ان لوگوں کی بات نہیں کر رہے جنہیں خدا تعالیٰ خود سب کچھ سمجھاتا ہے اور وہ دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو وہ بھی اصلاح تو آخر ماحول ہی کی کرنا چاہتے ہیں نا۔ اس لئے ماحول میں انہیں کچھ باتیں اچھی لگتی ہیں جن سے وہ اتفاق کرتے ہیں۔ کچھ باتیں بری لگتی ہیں جن سے وہ اختلاف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے راستوں پر چلتے ہوئے وہ بُری باتوں کی اصلاح کا کام شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن جہاں تک عوام الناس کا تعلق ہے ان کے جو بھی خیالات ہیں وہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اقبال بھٹی

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

ملکِ عزیز میں فاصلاتی طریقہ تدریس کا آغاز ۱۹۷۴ء میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے قیام سے کیا گیا۔ فاصلاتی طریقہ تعلیم روایتی طریقہ تعلیم سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس میں استاد اور شاگرد آمنے سامنے نہیں ہوتے بلکہ مطالعہ کرنے اور پڑھنے کی ذمہ داری خود طلبہ پر ہوتی ہے۔

فاصلاتی طریقہ تدریس دنیا کے بہت سے ممالک میں رائج ہے۔ اس وقت دنیا کے ایک سو چودہ ممالک میں اس سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ حال ہی میں برطانیہ میں اس طریقہ تدریس کے ایک لاکھویں طالب علم کو ڈگری عطا کی گئی ہے۔

فاصلاتی طریقہ تعلیم کا مقصد ان طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع مہیا کرنا ہے جو کسی وجہ سے اعلیٰ تعلیم سے محروم رہ گئے ہوں۔ اس طرح وہ لوگ جو بعض پیشوں کے اپنانے کے بعد ان میں اپنی قابلیت بڑھانا چاہتے ہوں' ان کے لئے اوپن یونیورسٹی اپنی خدمات پیش کرتی ہے' مثلاً اگر کوئی استاد پی۔ ٹی۔ سی ہے تو وہ اوپن یونیورسٹی کے ذریعہ اپنی پیشہ ورانہ اہلیت کو بڑھا سکتا ہے۔ چنانچہ وہ سی۔ ٹی اور بی۔ ایڈ تک تربیت حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح وہ گھریلو خواتین جو کہ گھریلو مجبوریوں کے باعث باقاعدہ درسگاہوں میں جا کر تعلیم حاصل نہیں کر سکتیں' اوپن یونیورسٹی کے ذریعے اپنے تعلیمی معیار میں بہتری پیدا کر سکتی ہیں۔ اسی طرح وہ خواتین جو بعض مجبوریوں کے تحت اعلیٰ تعلیم مخلوط اداروں میں حاصل نہیں کر سکتیں اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ اس طرح دور دراز علاقوں میں رہنے والے طلباء و طالبات جو کہ اچھے تعلیمی اداروں سے محروم ہیں۔ اس کے ذریعہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں سمسٹر سسٹم رائج ہے۔ ہر کورس میں سمسٹر کی تعداد متعین کی گئی ہے جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ اس طریقہ تدریس میں مطالعہ اور پڑھنے کی ذمہ داری طلباء پر ہی عائد ہے مگر بعض اوقات ایسے تصورات سے طلبہ کا پالا پڑ سکتا ہے جو کہ طلباء کی سمجھ اور اہلیت سے باہر ہوں' اس مقصد کے لئے یونیورسٹی علاقائی سطح پر مطالعاتی مراکز قائم کرتی ہے۔ یہ مطالعاتی مراکز عموماً ضلع کی سطح پر قائم کئے جاتے ہیں۔ اس طرح ان مطالعاتی مراکز سے آگے مختلف ٹیوٹر مقرر کئے جاتے ہیں۔ طلباء کے لئے ٹیوٹر کا تقرر ان کے نزدیک ترین مقام پر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تاہم نزدیکی ٹیوٹر کا انحصار مقامی سطح پر طلباء کی تعداد سے ہوتا ہے۔ عموماً تحصیل کی سطح پر ٹیوٹر کا تقرر ہوتا ہے۔

دوران سمسٹر طلباء کو اپنے مطالعہ میں مصروف رکھنے اور ان کی مطالعہ کی اہلیت کو جانچنے کے لئے' طلباء کی امتحانی مشقیں حل کرنے کے لئے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے طرف سے بھیجی جاتیں ہیں۔ یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی والے اپنی کتابیں خود بذریعہ ڈاک بھیجتے ہیں اور اس کے لئے داخلہ کے ساتھ ہی پیسے جمع کروا دیئے جاتے ہیں۔ ان ارسال کردہ کتابوں کے ساتھ ہی امتحانی مشقوں کے سوالات بھی بھیجے جاتے ہیں۔ دیئے گئے شیڈول کے مطابق طلبہ ان مشقوں کو حل کر کے متعلقہ ٹیوٹر کے پاس دستی یا بذریعہ ڈاک بھیجتے ہیں۔ ٹیوٹر ان مشقوں کی جانچ پڑتال کے بعد حاصل کردہ نمبروں سے یونیورسٹی اور طالب علم دونوں کو مطلع کرتے ہیں۔ اوپن یونیورسٹی کے طریقہ تدریس میں ان مشقوں کی بہت اہمیت ہے۔ جو طالب علم ان مشقی امتحانات میں فیل ہو گا اسے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اس طرح ان مشقوں کے حاصل کردہ نمبر مارک شیٹ میں شامل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک مضمون میں کل نمبر ۱۰۰ ہیں تو اس میں ۴۰% نمبر آپ کی مشقوں میں ظاہر کردہ اہلیت اور باقی ۶۰% نمبر امتحان میں حاصل کردہ نمبر ہوں گے۔

دوران سمسٹر طلباء کی معاونت اور رہنمائی کے لئے ٹیوٹوریل میٹنگز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ عموماً یہ مہینے میں ایک بار ہوتی ہے۔ اس کے لئے بھی شیڈول یونیورسٹی بھیجتی ہے۔ ان میٹنگز کا انعقاد مقامی ٹیوٹر کسی ایک مرکزی جگہ پر کرتے ہیں۔

سمسٹر کے اختتام پر یونیورسٹی باقاعدہ امتحان لیتی ہے۔ آپ کے رول نمبر اور ڈیٹ شیٹ سے آپ کو مطلع کرنا اور مقام امتحان کا تعین کرنا یونیورسٹی کی ذمہ داری ہے۔ مقام امتحان عموماً ضلعی ہیڈ کوارٹر میں مقرر کیا جاتا ہے۔

امتحان کے فوراً بعد آپ کے رزلٹ کا انتظار کئے بغیر اگلا سمسٹر شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے کتابیں اور امتحانی مشقیں نیز ٹیوٹر صاحبان کے ایڈریس آپ کے پاس پہنچا دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح اگلے سمسٹر میں آپ جا پہنچتے ہیں۔ جب آپ کے پہلے سمسٹر کا رزلٹ آتا ہے تو اگر آپ کسی مضمون میں فیل ہیں تو اسے آپ دوسرے سمسٹر میں دوہرا سکتے ہیں۔ چنانچہ دوسرے سمسٹر کی جو ڈیٹ شیٹ آئے گی اس میں پہلے سمسٹر کے بقیہ مضامین کی ڈیٹ شیٹ ہو گی۔

جتنے بھی سمسٹر آپ نے پاس کئے ہیں ان سب کے رزلٹ کارڈ سنبھال کر رکھیں آخری سمسٹر کے بعد سب رزلٹ کارڈ پیش کرنے پر آپ کو ڈگری جاری کرنے کی یونیورسٹی مجاز ہو گی۔

علامہ اقبال یونیورسٹی درج ذیل مضامین پیش کرتی ہے۔

۱۔ ایم فل ا۔ اردو II ایجوکیشن (A) تعلیم اساتذہ۔ (B) تعلیمی منصوبہ بندی و انصرام (C) فاصلاتی و غیر رسمی تعلیم۔

۲۔ پوسٹ گریجوایٹ پروگرام

ا۔ ایم۔ پی۔ اے M.P.A

II۔ ڈپلومہ تدریس انگریزی بحیثیت غیر ملکی زبان (TEFL)

III۔ ایم۔ اے۔ تعلیمی منصوبہ بندی و انصرام (E.P.M)

IV۔ ایم۔ اے' ایم۔ ایڈ سپیشل ایجوکیشن

۳۔ ڈگری پروگرام۔

ا۔ بی کام

II۔ بی بی اے

III۔ ابلاغ عامہ'

IV۔ عمومی گروپ

V۔ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنسز گروپ۔

VI۔ کمپیوٹر سیلیکشن گروپ

VII۔ بی ایڈ

۴۔ زرعی کورسز

ا۔ باغبانی کے طریقے

II۔ جدید زراعت

III۔ پودوں کی حفاظت

IV۔ تیل دار فصلوں کی کاشت

V۔ ڈیری فارمنگ

VI۔ نفع بخش زرعی مہارتیں'

VII۔ زرعی آلات

۵۔ انٹرمیڈیٹ

۶۔ سرٹیفیکٹ ان لائبریرین شپ

۷۔ تدریب المعلمین (ATTL)

۸۔ ٹیکنیکل اور ووکیشنل کورسز

ا۔ الیکٹریکل وائرنگ'

II۔ آٹو سروسنگ'

III۔ بنیادی برقیات

IV۔ الیکٹریشن

V۔ آٹو میکینکس

VI۔ ریڈیو سروسنگ

VII گھریلو آلات کی دیکھ بھال اور مرمت

VIII۔ گھریلو مصنوعات کی فروخت

۹۔ ڈپلولہ ان کمپیوٹر اپیلیکیشن

Diploma in Computer Application

۱۰۔ ڈپلومہ ان کمپیوٹر میٹینینس

Diploma in Computer Maintenance

پروگرام نمبر ۹

صرف لاہور' گوجرانوالہ' راولپنڈی' اسلام آباد' فیصل آباد' ملتان' پشاور' اور کوئٹہ میں پیش کئے جائیں گے۔

پروگرام نمبر ۱۰

صرف راولپنڈی اور اسلام آباد

۱۱۔ میٹرک پروگرام برائے خواتین۔ تمام پاکستان بشمول آزاد کشمیر کی مڈل پاس خواتین کے لئے

۱۲۔ پی۔ ٹی۔ سی اور سی۔ ٹی۔

مندرجہ بالا کورسوں میں سے سوائے بی ایڈ کے باقی تمام میں داخلے شروع ہیں۔

داخلہ فارم یونیورسٹی کے شعبہ داخلہ' علاقائی دفاتر' نیشنل بینک اور الائیڈ بینک کی نامزد شاخوں سے دستیاب ہیں۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ بغیر لیٹ فیس کے ۱۰ دسمبر ۱۹۹۴ء جبکہ ۵۰ روپے لیٹ فیس کے ساتھ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۴ء ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے نومبر کے پہلے ہفتے کے اخبارات کا مطالعہ کریں۔

ہر احمدی الفضل کا نمائندہ بنے

ہماری خواہش ہے کہ احمدیہ جماعت کے تمام افراد اپنی ہر خبر کے لئے روزنامہ الفضل سے رابطہ پیدا کریں۔ یہ کام عام افراد بھی کر سکتے ہیں اور ہمارے مربی بھی۔ خبر مستند ہونی چاہئے اور اس قابل کہ اس کی اشاعت کی جائے پاکستان سے احمدیہ جماعت کا ایک ہی روزنامہ شائع ہوتا ہے اور وہ ہے الفضل تمام قارئین اسی اخبار سے ہر قسم کی جماعتی خبریں حاصل کرنے کی توقع رکھتے ہیں لیکن ہر قسم کی خبریں اور ہر جگہ کی خبریں صرف اسی صورت میں الفضل میں شائع ہو سکتی ہیں کہ جماعت کے تمام دوست اپنے آپ کو اس اخبار کا نمائندہ سمجھیں اور ان کے علاقہ میں واقع ہونے والی ہر اہم خبر ہم تک پہنچائی جائے۔ یقیناً اس طرح ہم تمام احمدیوں کے لئے ایسی تسلی کا سامان مہیا کر سکتے ہیں جس کی بہت سے دوستوں کو پیاس رہتی ہے۔ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا ہر احمدی اپنے اوقات کو صحیح طور پر صرف کرنے کی عادت اپنے اندر پیدا کرے۔ او جو کام اس کے سپرد کیا جائے اس کے متعلق وہ کوئی بہانہ نہ بنائے۔

(الفضل ۱۶۔ جنوری ۱۹۴۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امن منصوبے سے نہر سویز کو خطرہ

مشرقی وسطی کا امن منصوبہ ایک نیا مشرق وسطیٰ بنا رہا ہے جس کی وجہ سے نئے راستے کھلنے کی توقع ہے یہ معاہدہ سویز نہر کے لئے ایک خطرہ بن چکا ہے۔ سویز کینال اتھارٹی کے چیئرمین محمد عزت عادل نے بتایا ہے کہ اس امن منصوبے سے مقابلہ بڑھے گا لیکن میں امید کرتا ہوں کہ سیاسی مسائل کی جگہ اقتصادی مسائل نہیں لیں گے۔

جب سے اسرائیل۔ پی ایل او معاہدہ اور اسرائیل۔ اردن معاہدہ طے پایا ہے مشرق وسطیٰ میں زور و شور سے نئے پلوں، نئی سڑکوں اور نئی تیل کی پائپ لائنوں کے منصوبے بن رہے ہیں۔ اور ان منصوبوں کی وجہ سے سویز نہر کو خاصا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کیونکہ اسرائیلی ریاست کے ١٩٤٨ء سے قیام پذیر ہونے کے بعد اب جبکہ عرب اسرائیل جھگڑا ختم ہوتا نظر آتا ہے تو بہت سارے نئے افق نظر آ رہے ہیں۔

پہلے ہی سویز نہر سے حاصل ہونے والی رقوم ١٩٩٣ء کے مقابلے میں تین سے چار فی صد کم ہو گئی ہیں۔ گلف سے بحیرہ روم تک کئی پائپ لائنیں ١٩٤٨ء سے بند پڑی ہیں اور اب خیال کیا جا رہا ہے کہ وہ بھی کھل جائیں گی اور اسی طرح کئی نئی پائپ لائنیں بھی بچھائی جائیں گی جس سے سویز کی آمدنی پر اثر پڑنا یقینی امر ہے جو کہ حکومت مصر کے لئے ایک دھچکا ہو گا۔ قطر کو اگرچہ نیچرل گیس کے کرایوں میں ٣٥ فیصد کمی پہلے ہی سے کر دی گئی ہے پھر بھی قطر اسرائیل کے ساتھ ایک نئی پائپ لائن بچھانے کے لئے گفت و شنید کر رہا ہے سویز کنیال اتھارٹی کے چیئرمین مسٹر عادل نے کہا ہے کہ فی الحال سویز نہر اچھی پوزیشن میں ہے اور اس کو ان پراجیکٹس سے کوئی خطرہ نہیں۔ کیونکہ ان کی حد سے بڑھی ہوئی قیمتیں ان کے لئے سنگ راہ بن جائیں گی۔ سعودی عرب کے شہر ینبو سے سمندر تک پائپ لائنیں بچھانے کے خرچے کا اندازہ دو بلین ڈالر لگایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو ہم مزید کمی کر دیں گے تاکہ اس مقابلہ میں کھڑے رہ سکیں۔ عادل کی کمپنی میں ١٤٫٥٠٠ ملازمین کام کرتے ہیں اور وہ ان ملازمین کے لئے سکول اور دیگر سہولتیں بھی فراہم کرتی ہے۔

تھوڑا عرصہ قبل نہر سویز کو مزید ١٧ میٹر گہرا کر دیا گیا تھا۔ اور اب اس میں سے ١٧٠٫٠٠٠ ٹن تک کے جہاز جبکہ وہ سامان سے پُر ہوں گزر سکتے ہیں۔ اور دوسرے بڑے بڑے جہاز بھی جو کہ عام طور پر اس کا راستہ اختیار نہیں کرتے تھے اب وہ بھی سویز نہر کو ترجیح دینے لگے ہیں۔ اس ١٢٠ میل لمبی نہر میں سے ہر روز تقریباً ٨٠ جہاز گزر سکتے ہیں۔

ایک خاص بات یہ ہے کہ اپنی تمام تاریخ کے دوران نہر سویز کا راستہ دہشت گردوں کی مار سے بچا رہا ہے۔ لیکن بدلتے ہوئے حالات میں مصر بہت احتیاط کر رہا ہے اور نہر سویز پر اب ملٹری کا پورا کنٹرول ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی بھی مصر کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو نہر سویز اس کے لئے سب سے پہلا ٹارگٹ ہو گا۔ اور ایسا ایک بھی حادثہ اس کی ساکھ کے لئے تباہ کن ہو گا۔

☆ ○ ☆

شام اور مشرق وسطیٰ کا امن

مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے اسرائیل اور شام کا معاہدہ امن ناگزیر ہے اور یہ معاہدہ نہ صرف ممکن ہے بلکہ انتہائی اہم ہے۔

صدر مبارک نے اپنی پارلیمنٹ کو بتایا کہ شام اور اسرائیل کے درمیان معاہدہ امن کے بغیر دوسرے محاذوں پر کامیابی بالکل بے معنی ہو جائے گی۔ اور اس کے بغیر ایک مکمل انصاف پر مبنی اور دیرپا امن حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

صدر نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ میڈرڈ میں جن لائنوں پر شام اور اردن کے ساتھ بات چیت شروع کی گئی تھی ان پر مزید چل کر کامیابی حاصل کرنا بالکل ممکن ہے۔ شام کے صدر حافظ الاسد اور لبنان کی حکومت اسرائیل کے ساتھ معاہدہ امن کرنے میں نیک نیت ہیں اور ایسا کرنے کا ان کا ارادہ مستحکم ہے۔

صدر مبارک نے یہ بھی کہا کہ فلسطینی معاہدہ کے سلسلے میں بھی ابھی مزید کچھ کرنا باقی ہے جس سے فلسطینی خود مختاری کو زیادہ مضبوط بنایا جائے اور اس کا دائرہ کار بھی بڑھایا جائے مشرق وسطیٰ میں مستقبل میں امن کا استحکام اس بات پر منحصر ہے کہ تمام ترقیاتی منصوبوں اور علاقائی سلامتی میں تعاون کی روح برقرار رکھی جائے اور اس کے علاوہ اس بات کی گارنٹی ہو کہ اجتماعی تباہی کے ہتھیار استعمال نہیں کئے جائیں گے۔

یاد رہے کہ فلسطینی اور اسرائیل امن مذاکرات کے دوران مصر نے کئی کانفرنسوں کی میزبانی کی تھی۔ اور انہی کے نتیجہ میں مغربی کنارے پر واقع غازہ پٹی اور جیریکو کو خود مختاری حاصل ہوئی ہے۔

☆ ○ ☆

بنگلہ دیش میں ملک گیر ہڑتال

پچھلی اتوار کے روز بنگلہ دیش میں طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک ملک گیر ہڑتال رہی۔ یہ ہڑتال بنگلہ دیش کی اپوزیشن کی کال پر کی گئی تھی۔

چشم دید گواہوں کا بیان ہے کہ اپوزیشن کے کارکنوں نے صبح ہی کے وقت دار الحکومت کے مختلف حصوں میں دیسی بم دھماکے کئے اسی طرح چٹاگانگ' راج شاہی' اور کھلنا میں بھی ہڑتال رہی۔ اس ہڑتال میں اپوزیشن کے کارکنوں نے ڈنڈے اور پتھر استعمال کئے اور ان کے ذریعے انہوں نے ہڑتال کامیاب بنائی۔ لیکن کوئی شدید قسم کے تشدد کی رپورٹ نہیں ملی۔

پولیس اور پیراملٹری کے جوان تمام شہر میں ٹرکوں میں گھومتے رہے اور ہنگامہ کی جگہوں میں ہنگامہ فرو کرتے رہے۔ اپوزیشن کے کارکن مسافروں اور چھوٹی گاڑیوں کو ڈراتے دھمکاتے رہے کیونکہ صرف یہی گاڑیاں چل رہی تھیں۔ سکول بند رہے۔ اسی طرح دفاتر بھی اور بازار بھی۔ یاد رہے کہ بنگلہ دیش میں اتوار کو چھٹی نہیں ہوتی۔

عوامی لیگ کی رہنما شیخ حسینہ واجد نے دعویٰ کیا اینٹی گورنمنٹ مہم اب زور پکڑ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن نے پارلیمنٹ سے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور ١٧ ویں پارلیمنٹ سیشن میں شامل نہیں ہو گی۔ یہ سیشن چند دنوں میں شروع ہو رہا ہے۔

اپوزیشن جو کہ عوامی لیگ جاتیہ پارٹی اور بنیاد پرست جماعت اسلامی پر مشتمل ہے نے یہ ہڑتال اس واقعہ کے رد عمل کے طور پر کروائی تھی جس میں وزیر اعظم خالدہ ضیا کے دفتر کے سامنے دھرنا مارنے والے لوگوں پر تشدد کیا گیا اور ٢٠٠ افراد زخمی ہو گئے۔ اس ہڑتال کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ ایک غیر جانبدار کیئر ٹیکر انتظامیہ کے تحت نئے انتخابات کے مطالبہ کے لئے حکومت پر زور ڈالا جائے۔

صدر بنگلہ دیش چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری سلمان ایف رحمان نے دونوں جماعتوں کو کہا ہے کہ وہ لڑائی جھگڑے کی سیاست کو خیرباد کہیں اور مل کر ملک کی ترقی کے لئے سوچیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قومی اقتصادیات منجمد ہو کر رہ گئی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ خاموش اکثریت بھی ہماری اس طرح صورت حال کو پسند نہیں کرتی۔

☆ ○ ☆

ویتنام کی اقتصادیات کی ترقی

ساڑھے آٹھ مہینے قبل امریکہ نے ویت نام کے خلاف تجارت اور سرمایہ کاری کی پابندیاں اٹھائی تھیں۔ لیکن اس کے اثرات ابھی سے ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اگرچہ فی الحال آبادی میں غریب لوگوں کی کثرت ہے اور تعلیم کی سہولیات بھی کافی نہیں۔ اس کے علاوہ آبادی کا دباؤ بھی ایک مسئلہ بنا ہوا ہے لیکن امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی یہ منظر بدل جائے گا۔

حکومت نے لبرل قوانین بنانے شروع کر دیئے ہیں اور ان کے نتیجہ میں ١٠۔ ارب ڈالر کی سرمایہ کاری سے متعلق سمجھوتے ہو چکے ہیں۔ ایشین ڈیولپمنٹ بنک کے ذرائع کے مطابق ١٩٩٣-١٩٩٢ء میں اس ملک کا ترقیاتی پیمانہ ٧٫٥ فیصد تھا۔ جو کہ امید ہے کہ اس سال ٨٫٢% ہو جائے گا اور ١٩٩٥ء میں یہ ٨٫٥ تک بڑھ جائے گا۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ بات اس سے بھی شائد آگے بڑھ جائے کیونکہ اس سال کے پہلے چھ مہینے میں یہ مقدار ١٠ فیصد ہو گئی ہے اور اس کی وجہ چاول کی بہترین فصل ہے جو اس سال موصول ہوئی اور انٹرنیشنل مارکیٹ میں بہتر داموں پر بکی ویت نام ١٩٨٦ء میں چاول درآمد کرنے والا ملک تھا لیکن ١٩٨٩ء سے یہ دنیا بھر میں چاول برآمد کرنے والے ملکوں میں امریکہ اور تھائی لینڈ کے بعد تیسرے نمبر آ گیا ہے۔ یہ ہر سال ٢ ملین ٹن چاول برآمد کرتا ہے۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ اعلیٰ قسم کے چاولوں کی مقدار ٣٠ سے بڑھ کر ٨٠ فی صد ہو گئی ہے۔ اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ مہنگائی پر قابو پا لیا گیا ہے۔ ١٩٨٦ء میں یہ ٧٧٥ فیصد تھی اور آہستہ آہستہ ١٩٩١ء میں یہ ٦٠ فیصد رہ گئی اور ١٩٩٣ء میں صرف ٧٫٥ فیصد ریکارڈ کی گئی۔ ویت نام کے سکہ ڈونگ کی شرح تبدیلی امریکہ کے ڈالر کے مقابلہ میں پچھلے دو سال سے مستحکم ہے۔

ویت نام میں ٣٠ عمارتی منصوبے شروع کئے جا چکے ہیں۔ سنگاپور کے سرمایہ کاروں نے ٣٣٧ ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کرنے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ اس سے رہائشی مکانات بلاک۔ فلیٹس اور تعلیمی مراکز قائم کئے جائیں گے۔ اور ایک ہسپتال بھی اسی طرح امریکی اور جاپانی سرمایہ کار کاریں بنانے کے کارخانے لگانے میں بھی اچھی خاصی دلچسپی ظاہر کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایشین ڈیولپمنٹ بینک اور ورلڈ بینک ۳۔ ارب ڈالر ٹیلی کمیونی کیشنز پراجیکٹس میں لگا رہے ہیں۔ جس سے فی ہزار لوگوں کے لئے ۳۰ کنکشن مل سکیں گے جبکہ اب یہ تعداد صرف ۵ ہے۔ لیکن ملک کے اندر بہت سارے عناصر ایسے ہیں جو اس ترقی میں روک بن رہے ہیں۔ ان میں حکومت کے متضاد قوانین' رشوت' فیصلہ جات کرنے کے پیچیدہ طریقے اور رہائشی سہولتوں کی انتہائی زیادہ قیمتیں بھی ہیں اگرچہ برآمدات تیزی سے بڑھ رہی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی درآمدات کی شرح ان سے بھی زیادہ ہیں۔ اور اس طرح تجارتی خسارہ بہت زیادہ بڑھ رہا ہے۔ اگرچہ اس کی وجہ بہت ساری مشینری اور خام مال کا درآمد کرنا بھی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ لوگوں میں جو نئی چیزیں خریدنے کا طوفان آیا ہوا ہے وہ بھی اس کا ذمہ وار ہے۔

لیکن پھر بھی کہا جاسکتا ہے کہ ویت نام نے ایک اچھا سٹارٹ لے لیا ہے۔ اگلے سال پیرس کلب ۱۹۹۴ء کی دو ارب ڈالر کی امداد دوبارہ دینے پر رضامند ہو جائے گا۔ سرمایہ کاری حکومت کی امیدوں سے بڑھ کر ہو رہی ہے۔ حکومت کا خیال تھا کہ اگلی صدی کے شروع تک لوگوں کی آمدنی دگنی ہو جائے گی۔ لیکن اب آثار اس سے بھی زیادہ کے ہیں۔

لیکن اس تیزی سے بڑھتی ہوئی ترقی سے ڈر ہے کہ غریب اور امیر کے درمیان فرق بڑھ جائے گا۔ تیزی سے ترقی کرنے والے جنوبی ویت نام اور اس سے کہیں زیادہ پسماندہ شمالی ویت نام میں بھی اختلافات بڑھ جائیں گے۔ اس لئے ویت نام کے لئے بہتر ہے کہ وہ ترقی کے لئے ایک متوازن راہ اختیار کرے چاہے اس کے نتیجہ میں ترقی کی رفتار کم ہی ہو جائے۔

☆ OOO ☆

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۲

روایتی عادات کا تعلق تھا وہ بہت بدل چکی تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ قادیان کی زندگی میں آپ بہت زیادہ روایتی عادات اور گھٹے ہوئے کردار کے حامل تھے۔ لیکن جونہی پاکستان تشریف لائے اور آپ کو ادھر ادھر زیادہ گھومنا پڑا اور حالات بدلتے چلے گئے تو آپ بہت لبرل ہو گئے۔ چنانچہ میرا تاثر یہ تھا کہ جماعت میں انتہائی لگن کے ساتھ دین سے چمٹنے والوں میں سے تھے۔ دوستوں سے تعلقات میں بھی بہت کھل چکے تھے اور اپنے رہن سہن کو بھی انہوں نے خاص آزاد اور جدید بنا لیا تھا۔ بہت سی اچھی عادتیں تو وہی تھیں جو پہلے تھیں گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ سلوک۔ مربیوں کا اعزاز و اکرام اور ایسی ہی دیگر باتیں لیکن ہر شخص آسانی سے یہ محسوس کر سکتا تھا کہ آپ کی طبیعت پہلے سے زیادہ

کھلی ہوئی ہے۔ میں ان کے ساتھ شکار پر بھی جاتا رہا چنانچہ وہ بندوق تانے کھڑے ہیں اور میں نے ان کی ایک تصویر لی ہوئی ہے۔ یہ تصویر میں نے محترم مولانا صاحب کی خدمت میں پیش کردی۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے البم میں لگی ہو۔ لیکن افسوس ہے کہ میرے پاس موجود نہیں ہے۔ محترم مولانا صاحب کو شکار کرتے ہوئے اور بندوق تانے ہوئے دیکھ کر مجھے ہمیشہ خوشی ہوتی۔ اب اس تصویر ہی سے خوشی ہوتی ہے کہ میں شکار میں ان کے ساتھ موجود تھا اور کبھی کبھی زخمی فاختہ کے لئے بھاگنا بھی پڑتا تھا۔ اور ان کے ہاتھ میں تنی ہوئی بندوق کی تصویر لینے کا موقعہ ملا۔ یکو والہ میں لی گئی تصویر بھی نہایت قابل قدر ہے اس لئے کہ اس میں بالکل گھریلو ماحول ہے اچکنوں اور پگڑیوں کی بجائے بنیانیں اور ننگے سر یا قمیض اور ننگے سر کی تصویریں ہیں۔ تصویر تو بہت مدھم ہے لیکن جیسی کیسی بھی ہے تمام افراد اس میں ایک حد تک نمایاں ہیں اور میں جب بھی یہ تصویر دیکھتا ہوں مجھے نہ صرف یکو والہ یاد آجاتا ہے بلکہ یہ تمام بزرگ اور ان کی زندگی ایک فلم کی طرح میرے سامنے چلنے لگتی ہے۔

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۴

معاشرے ہی کا نتیجہ ہیں۔ اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خیالات بدلتے رہتے ہیں جس طرح ماحول اور معاشرہ بدلتا ہے۔ اسی طرح خیالات بھی بدلتے رہتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے تو پھر کسی کے خیالات پر قدغن کیوں۔ اس کے خیالات آپ کو پسند آتے ہیں۔ فبہا اور پسند نہیں آتے تو اس کا حق تو ہے کہ اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ بالکل اسی طرح جس طرح آپ کو حق ہے کہ آپ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اگر آپ کسی کے خیالات کو روکنا چاہتے ہیں تو جب اسے طاقت حاصل ہوگی تو وہ بھی آپ کے خیالات کو روکنے کی کوشش کرے گا۔ یہ خیالات کا آپس میں تضاد ہمیں ایک دوسرے پر جھپٹ پڑنے کی طرف کیوں مائل کرتا ہے۔ ہم آخر ایسا کیوں کرتے ہیں دنیا جو کچھ بھی ہے یہ معاشرے اور ماحول کے بنائے ہوئے خیالات کا نتیجہ ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کو برداشت کرنا چاہئے۔ ضروری نہیں کہ ہم درست ہوں۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ دوسرا شخص درست ہو۔ پس جو بھی خیالات ہیں ان کو منظر عام پر آنے کی کھلی اجازت ہونی چاہئے۔

یہ سمجھ لینا کہ جو کچھ ہم سمجھتے ہیں اور جو کچھ ہم کہتے ہیں اور جو کچھ ہم کرتے ہیں وہی بالکل درست ہے انتہائی غلطی ہے۔ بہرحال انسان آج تک نہ یہ بات سمجھ پایا ہے اور نہ کبھی سمجھے گا۔ کہ وہ دوسروں کے خیالات پر کیوں قدغن لگاتا ہے۔ اس دنیا میں اگر ہر شخص برابری کا درجہ رکھتا ہے تو ہر شخص کو اپنے خیال کے اظہار کا موقعہ ملنا چاہئے یہ بات کہ کسی کے خیالات کا اظہار معاشرے کو تبدیل کر دے گا۔ ایسا نہیں ہے کہ اس کی بناء پر خیالات روکے جائیں۔ آخر معاشرہ جو کچھ بھی آج ہے وہ کل تو نہیں تھا اور شائد وہ کل ہوگا بھی نہیں۔ دنیا بدلتی رہتی ہے معاشرے بدلتے رہتے ہیں اور یہ سب کچھ خیالات ہی کا نتیجہ ہے۔ بعض اوقات خیالات کو روکنے سے بھی معاشرے اور ماحول بدل جاتے ہیں۔ موضوع پیچیدہ ہے میں نے بہت سی باتوں کے متعلق اشارے تو کئے ہیں لیکن حتمی طور پر کہہ کچھ نہیں سکتا۔ آپ اس سلسلے میں اگر کچھ کہنا چاہیں یعنی مجھ سے اتفاق کریں یا مجھ سے اختلاف کریں تو اپنے خیالات کا اظہار کیجئے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم مرزا حمید برلاس (ہالینڈ) ابن مکرم مرزا عبدالرشید صاحب پنشنر تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۹۔ اکتوبر ۹۴ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے مرزا ارسلان نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مرزا محمد عبداللہ صاحب دفعدار درویش (وفات یافتہ) کا پڑپوتا ہے۔ اور محترم میر عبدالکریم صاحب ہالینڈ ابن میر ڈاکٹر عبدالمنان صاحب (وفات یافتہ) کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم مرزا انور احمد صاحب ساجد ٹھیکیدار محلہ دارالیمن وسطی ربوہ مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

اعلان نظامت جائیداد

○ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان مورخہ ۹۴-۱۱-۲۴ کو ۹ بجے صبح بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔

لوہے کی چارپائیاں۔ ڈولی سٹیل۔ گیٹ لوہا۔ سائیکل۔ پنکھے چھت والے۔ ویل چیئر۔ کرسی لکڑی۔ ٹرنک۔ حمام۔ وغیرہ۔

(ناظم جائیداد)

بقیہ صفحہ ۱

کے زیر اہتمام منعقدہ یوم سائنس بتاریخ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء میں شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مندرجہ ذیل مقابلہ جات میں کامیابی حاصل کی۔

۱۔ کل پنجاب مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "سائنس میں پاکستان کا دوسرے ترقی پذیر ممالک کی نسبت مقام" (یہ مقابلہ ہر تعلیمی معیار کے مضمون نگاروں کے لئے تھا) اور اس میں تقریباً ۴۰۰ مضامین شامل مقابلہ تھے۔ عزیزہ قانتہ شاہدہ اول انعام ۷۵۰ روپے نقد اور سرٹیفکیٹ۔

۲۔ کل پنجاب مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "اگر پہیہ نہ ہوتا تو انسانی زندگی کیسی ہوتی" برائے طلباء و طالبات گیارھویں کلاس تا بی اے۔ عزیزہ صادقہ بشریٰ دوم انعام ۲۰۰ روپے نقد معہ سرٹیفکیٹ۔

۳۔ کل پنجاب مقابلہ سائنس ماڈلز میں عزیزہ بشریٰ نصیرہ' عزیزہ صائمہ عزیز اور عزیزہ فاطمہ عفت کے بنائے ہوئے بیالوجی ماڈل Z. Scheme of light reaction کو تیسرے انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔ نقد انعام ۵۰۰ روپے معہ سرٹیفکیٹ۔

تقریب کے مہمان خصوصی جناب شیخ بشیر احمد صاحب چیئرمین سائنس فاؤنڈیشن اسلام آباد نے ان تمام طالبات کو نقد انعامات اور سندات سے نوازا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل سائنس ماڈلز مقابلہ منعقدہ ۱۹۹۲ء میں ہماری طالبات عزیزہ آصفہ ناز' عزیزہ امتہ اللطیف عصمت اور عزیزہ عطیہ القدوس قانتہ کے تیار شدہ ماڈل بیالوجی کو اول انعام کا حقدار قرار دیا گیا تھا۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی و اعزازات ادارہ ھذا اور طالبات کے لئے بابرکت فرمائے نیز مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس
(خصوصاً ادھیڑ عمر اور بوڑھے افراد کیلئے)
زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب اور دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے قیمت ۴۵ روپے
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راحت ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771، 04524-212299 فیکس: 04524-211283

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 20 نومبر-1994ء
صبح سے ہلکے بادل چھائے ہیں
سردی میں قدرے اضافہ ہے
درجہ حرارت کم ازکم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم کسی بھی پارٹی کے مجرموں کو معاف نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مفاہمت کی کوشش کرتے ہیں لیکن اپوزیشن محاذ آرائی چاہتی ہے۔ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں صدر اور وزیراعظم پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ حکومت غنڈہ گردی کی سیاست پر یقین نہیں رکھتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے مسئلہ کشمیر حل کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ مہنگائی اور کرپشن کے خاتمہ کے لئے خصوصی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ہم مظلوموں کو سستا اور مفت انصاف مہیا کریں گے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن صرف ضد میں آکر "نہ کھیلنے اور نہ کھیلنے دینے کی پالیسی پر کاربند ہے" بازاروں میں ناکامی کے بعد اسمبلیوں کو "میدان جنگ" بنا لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہنگامہ آرائی ترک نہ کی گئی تو یہ لوگ ہمیشہ کے لئے سیاست سے آؤٹ ہو جائیں گے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ظلم کی کالی رات ختم ہونے والی ہے ہم حکمرانوں کو ۵ سال پورے نہیں کرنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے سامنے قیام پاکستان کے ان اعلیٰ مقاصد کا حصول ہے جس کے لئے مسلمانوں نے قربانیاں دی تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تحریک نجات کے دوران تشدد کرنے والوں کا محاسبہ کریں گے اور کارکنوں پر تشدد کرنے والوں کو معافی نہیں ملے گی۔

○ حکومت کے خلاف وسیع تر اتحاد بنانے کے لئے مسلم لیگ (ن) کے رہنماؤں شجاعت حسین اور مجید ملک نے پیر پگاڑا سے ملاقات کی ہے اور اس سلسلے میں اب نواز شریف سے ملیں گے۔ مسلم لیگ نے دعویٰ کیا ہے کہ مسلم لیگ (ج) کے تین ارکان نے حمایت کا یقین دلایا ہے۔ لیکن نصراللہ اور فضل الرحمان نے شمولیت سے انکار کر دیا ہے۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مسلمان معاشرے کی قیادت امراء کو نہیں دانش ور طبقے کو کرنی چاہئے۔ انہوں آغاخان یونیورسٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹیوں کا بنیادی اور حقیقی کردار بحال کرنے کی ضرورت ہے۔

○ اپوزیشن لیڈر محمد نواز شریف کے والد میاں محمد شریف کو اسلام آباد ہسپتال سے لاہور منتقل کر دیا گیا ہے۔ ہسپتال سے ایمبولینس پر ایئرپورٹ منتقل کیا گیا جہاں سے رات کی پرواز سے لاہور بھیج دیا گیا۔ لاہور منتقلی سے قبل انتظامیہ نے ضمانت کے مچلکہ پر تعمیل کرائی۔

○ معلوم ہوا ہے کہ ۱۴۔ نومبر کو پارلیمنٹ میں ہنگامے کی فلم بی بی سی اور زی ٹی وی پر دکھا دی گئی ہے۔ اب خیال ہے کہ پی ٹی وی بھی کانٹ چھانٹ کے بعد یہ فلم عوام کو دکھائے گی۔ تاہم ایسا اس صورت میں ہوگا اگر اسے عدالت میں پیش کرنے کا فیصلہ موخر کر دیا گیا۔

○ جمیعت علمائے اسلام کے قائم مقام سیکرٹری جنرل سینیٹر حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی میں عدم اعتماد تحریک کے لئے اپوزیشن کو اگر ۱۰۵ ارکان مل گئے تو بقیہ مطلوبہ چار افراد ہم دے دیں گے۔ لیکن اس سے پہلے نواز شریف کو یقین دہانی کرانی ہوگی کہ وہ پہلے کی طرح اس بار عین وقت پر پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

○ سپاہ صحابہ کے نائب سربراہ اعظم طارق نے کہا ہے کہ حکومت کے خلاف خلوص نیت سے اتحاد ہو ہم ساتھ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مخالفین کو قتل کرانے کے لئے اسلحہ واپس لینا چاہتی ہے۔ لیکن ہم اس کے لئے تیار نہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر پسپائی حکومتی سازش ہے انہوں نے کہا کہ اگر قرارداد پاس ہونے سے مسئلہ حل نہیں ہو سکتا تو درجنوں ممالک کے دوروں پر رقوم کا کروڑوں کا زرمبادلہ ضائع کرنے اور وزیراعظم کی طرف سے مجھے پاکستانی وفد کی قیادت کی پیش کش کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

○ باجوڑ ایجنسی میں اسلحہ برآمد کرنے کے لئے فرنٹیئر کور نے گھر گھر تلاشی لی۔ اور امن و امان بحال کرنے کے لئے سخت اقدامات کئے گئے۔ علاقے میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے اور لوگ گھروں میں قید ہو کر رہ گئے ہیں۔ تحریک نفاذ شریعت کے روپوش امیر اور متعدد دوسرے رہنماؤں کے گھروں کو آگ لگا دی گئی یا مسمار کر دیئے گئے۔

○ پنجاب اسمبلی کے حزب اختلاف کے قائم مقام لیڈر چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ مسلم لیگ پنجاب میں ریاستی تشدد اور انتقامی کارروائیوں کے بارے میں "وائٹ پیپر" شائع کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں نے محاذ آرائی کو آخری حدوں تک پہنچا دیا ہے۔ نتائج کے ذمہ دار بھی یہی ہوں گے۔

○ اپوزیشن کی جائنٹ ایکشن کمیٹی کے سربراہ اور عوامی نیشنل پارٹی کے صدر سینیٹر اجمل خٹک نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ پارلیمانی عمل کے ذریعے موجودہ حکومت سے نجات حاصل کر لیں گے۔ حکومت تحریک نجات سے بوکھلا اٹھی ہے اور انتقامی تشدد پر اتر آئی ہے۔ ملک خانہ جنگی کے دہانے تک آسکتا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کی راہنما حمیدہ کھوڑو نے نواب اکبر بگٹی کو نواز شریف کا پیغام پہنچایا۔ اور وسیع تر اپوزیشن اتحاد پر تفصیلی بات چیت کی۔

○ وفاقی حکومت اور پنجاب کے درمیان ضلعی حکومتوں کے نظام کے بارے میں پنجاب کی تجاویز تسلیم کر لی گئی ہیں۔ ضلعی حکومت کا سربراہ گورنر نہیں ڈسٹرکٹ منسٹر کہلائے گا۔ صوبوں میں آئندہ بلدیاتی انتخابات نئے نظام کے تحت ہونگے۔

○ جمیعت علمائے اسلام پاکستان (نیازی) کے سربراہ سینیٹر عبدالستار خان نیازی نے جمیعت کے اتحاد کے لئے تین تجاویز پیش کی ہیں انہوں نے کہا کہ نورانی اور میں صدارت سے مستعفی ہو جائیں۔ نیا صدر اور سیکرٹری منتخب کیا جائے۔ اتحاد کے بعد مسلم لیگ کا ساتھ دیا جائے لیکن پہلے مولانا نورانی عوام سے معافی مانگیں۔

○ چین میں دو منزلہ ٹرینیں چلانے کا تجربہ کامیاب رہا اور اب اگلے سال سے وہاں دو منزلہ مسافر ٹرین باقاعدہ چلنے لگے گی۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے حکومت میں دراڑیں ڈالنے کے لئے مجھے اور چٹھہ کو وزارت عظمیٰ کا لالچ دیا۔ انہوں نے کہا کہ میاں شریف کو ترس کھا کر رہا کیا ہے۔ لیکن قوم کا چھ ارب روپیہ ہر صورت میں وصول کیا جائے گا۔

○ سپاہ صحابہ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ محمد اعظم طارق ایم این اے نیشنل کشمیر کمیٹی کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے تیسری بار کشمیر قرارداد واپس لے کر ۷۰ ہزار کشمیریوں کے خون سے مذاق کیا ہے۔

○ کراچی میں چند روز کے وقفے کے بعد پھر ہنگامے شروع ہو گئے۔ پولیس پر شرپسندوں کے حملے سے کانسٹیبل سمیت ۷۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ تین پولیس اہلکار اور ۱۲ شہری زخمی ہو گئے۔

یکم نومبر سے ایم اے انگلش کلاسز کے آغاز کے بعد اب یکم دسمبر سے انگلش سپوکن + ٹوفل (TOEFL) تیاری کلاسز
طاہر اکیڈمی / کیمپس الاحمد کیمبرج اکیڈمی دارالصدر ربوہ
ہمارے شہر کے بہترین اساتذہ لیکچرز دیں گے
• صرف 3 ماہ میں ٹوفل کی تیاری • کلاسز یکم دسمبر 94ء سے • اوقات شام 3.00 تا 5.00 بجے
• اللہ نے چاہا تو مستقبل قریب میں CSS تیاری کلاسز بھی۔
رابطہ: مظفر احمد مجوکہ مینجنگ ڈائریکٹر الاحمد کیمبرج اکیڈمی فون: 212407 794

بہترین رزلٹ والا ڈش انٹینا
اب صرف 8 فٹ 5500/- 7000/- بمعہ مکمل سامان گارنٹی کیساتھ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274

(خصوصاً ہومیوپیتھک) ڈاکٹرز متوجہ ہوں
ہمارے تیار کردہ ہومیوپیتھک مرکبات کے فری سیمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-791 04524-212299 فیکس 04524-211283

خالص دیسی گھی سے تیار شدہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون - آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن سویٹ اینڈ بیکرز
بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے